REGD. N: L.5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۹۴ تار کا پتہ :- ڈیلی الفضل ربوہ

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

الفضل

ربوہ

روزنامہ

یوم شنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۲۲ ذیقعدہ ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۲۸ شہادت ۱۳۴۱ ہش ۔ ۲۸ اپریل ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۹۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۷ اپریل بوقت ۸ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کل نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہماری جماعت کا ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہونا چاہیئے

"سب صاحبان متوجہ ہو کر سنیں۔ مَیں اپنی جماعت اور خود اپنی ذات اور اپنے نفس کے لئے یہی چاہتا اور پسند کرتا ہوں کہ ظاہری قیل و قال جو لیکچروں میں ہوتی ہے۔ اس کو ہی پسند نہ کیا جاوے اور ساری غرض و غایت آکر اس پر ہی نہ ٹھہر جائے کہ بولنے والا کیسی جادو بھری تقریر کر رہا ہے۔ الفاظ میں کیسا زور ہے۔ مَیں اس بات پر راضی نہیں ہوتا۔ مَیں تو یہی پسند کرتا ہوں اور نہ بناوٹ اور تکلف سے بلکہ میری طبیعت اور فطرت کا ہی یہی اقتضا ہے کہ جو کام ہو اللہ کے لئے ہو جو بات ہو خدا کے واسطے ہو۔ اگر اللہ کی رضا اور اس کے احکام کی تعمیل میرا مقصد نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ مجھے تقریریں کرنی اور وعظ سنانا تو ایک طرف مَیں تو ہمیشہ خلوت ہی کو پسند کرتا ہوں اور تنہائی میں وہ لذت پاتا ہوں جس کو بیان نہیں کر سکتا۔ مگر کیا کروں بنی نوع انسان کی ہمدردی کھینچ کھینچ کر باہر لے آتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جس نے مجھے تبلیغ پر مامور کیا ہے۔ میں نے یہ بات کہ ظاہری قیل و قال ہی کو پسند نہ کیا جائے۔ اس لئے بیان کی ہے کہ ہر خیر میں بھی شیطان کا حصہ رکھا ہوا ہوتا ہے۔ پس انسان جب وعظ کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس میں شک نہیں کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بہت ہی عمدہ کام ہے مگر اس منصب پر کھڑا ہونے والوں کو ڈرنا چاہیئے کہ اس میں مخفی طور پر شیطان کا بھی حصہ ہے۔ کچھ تو واعظ کے بخرہ میں آتا ہے اور کچھ سننے والوں کے حصہ میں۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول صفحہ ۳۹۸-۳۹۹)

حضرت سیدہ اُمّ وسیم احمد صاحبہ کی علالت

ربوہ ۲۷ اپریل۔ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت ایک عرصہ سے علیل چلی آتی ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

درخواستِ دعا

ہمارے علاقہ کے نہایت مخلص احمدی مکرم محمد اسمٰعیل صاحب وکیل یادگیر کو دو ماہ سے قلبی عارضہ کی شکایت ہے۔ حکیم ابراہیم حبیب اللہ صاحب آف دینگورہ ضلع رتنا گیری کی نزول الماء سے بصارت قریباً زائل ہو چکی ہے۔

احباب جماعت سے دونوں کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

حکیم محمد دین مبلغ سلسلہ شیموگہ

عید الاضحیٰ کی قربانیوں کے متعلق ضروری اعلان

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

اب خدا کے فضل سے عید الاضحیٰ قریب آ رہی ہے جس میں استطاعت رکھنے والے مخلص دوست قربانی کا ثواب حاصل کرتے ہیں۔ جن دوستوں کو اپنی جگہ پر قربانی کی سہولت حاصل نہ ہو وہ حسب سابق میرے دفتر کے ذریعہ قربانی کروا سکتے ہیں۔ ان کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ خدمت اور ثواب کا دوہرا اجر ہوگا۔ آج کل کے لحاظ سے ایک جانور کی قیمت اوسطاً ۳۵ روپے ہوگی۔ والسلام

خاکسار :- مرزا بشیر احمد

ربوہ ۲۴ اپریل ۱۹۶۲ء

غریب طالب علموں کی امداد کر کے ثواب کمائیں

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

سکولوں میں بعض امتحان ہو چکے ہیں اور بعض ہو رہے ہیں اور کالجوں میں بھی عنقریب ہونے والے ہیں۔ اس موقعہ پر غریب طالب علموں اور طالبات کو نئی کتب کی خرید کے لئے امداد کی ضرورت ہوتی ہے۔ مَیں عموماً افسر درس گاہ سے طالب علم کی اخلاقی اور تعلیمی حالت کے متعلق رپورٹ لے کر صرف مستحق طلباء کو امداد دیا کرتا ہوں۔ پس جو دوست اپنے غریب بھائیوں کی خدمت کا ثواب حاصل کرنا چاہیں وہ حسب توفیق میرے دفتر میں روپیہ بھجوا دیں۔ محنتی اور ذہین اور شریف طالب علموں کی خدمت در اصل ایک قومی خدمت ہوتی ہے۔ والسلام

خاکسار :- مرزا بشیر احمد

ربوہ ۲۴ اپریل ۱۹۶۲ء

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ اپریل ۶۲ء

جماعت احمدیہ پر نئی نبوت پر عقیدہ کا الزام بے بنیاد ہے

(۵)

مولانا اپنے کتابچہ "ختم نبوت" کے آخر میں فرماتے ہیں:-

"آخری بات جو ان احادیث سے اور بکثرت دوسری احادیث سے بھی معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ دجال جس کے فتنہ عظیم کا استیصال کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو بھیجا جائیگا یہودیوں میں سے ہوگا اور اپنے آپ کو "مسیح" کی حیثیت سے پیش کرے گا۔ اس معاملے کی حقیقت کوئی شخص نہیں سمجھ سکتا جب تک وہ یہودیوں کی تاریخ اور ان کے مذہبی تصورات سے واقف نہ ہو۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کے بعد جب بنی اسرائیل پے درپے تنزل کی حالت میں مبتلا ہوتے چلے گئے یہاں تک کہ آخر کار بابل اور اسیریا کی سلطنتوں نے ان کو غلام بنا کر زمین میں تتر بتر کر دیا تو انبیائے بنی اسرائیل نے ان کو خوشخبری دینی شروع کی کہ خدا کی طرف سے ایک "مسیح" آنے والا ہے جو انکو اس ذلت سے نجات دلائے گا ان پیشگوئیوں کی بنا پر یہودی ایک ایسے مسیح کی آمد کے متوقع تھے جو بادشاہ ہو۔ لڑ کر ملک فتح کرے بنی اسرائیل کو ملک ملک سے لاکر فلسطین میں جمع کر دے اور ان کی ایک زبردست سلطنت قائم کر دے۔ لیکن ان کی ان توقعات کے خلاف جب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام خدا کی طرف سے مسیح ہو کر آئے تو یہودیوں نے ان کی مسیحیت تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور انہیں ہلاک کرنے کے درپے ہو گئے۔ اسی وقت سے آج تک دنیا بھر کے یہودی اس مسیح موعود (PROMISED MESSIAH) کے منتظر ہیں جس کے آنے کی خوشخبریاں ان کو دی گئی تھیں ان کا لٹریچر اس آنے والے دور کے سہانے خوابوں سے بھرا پڑا ہے۔ تلمود اور ربیوں کے ادبیات میں اس کا جو نقشہ کھینچا گیا ہے اس کی خیالی لذت کے سہارے صدیوں سے یہودی جی رہے ہیں اور یہ امید لئے بیٹھے ہیں کہ یہ مسیح موعود ایک زبردست جنگی وسیاسی لیڈر ہوگا جو دریائے نیل سے دریائے فرات تک کا علاقہ (جسے یہودی اپنی میراث کا ملک سمجھتے ہیں) انہیں واپس دلائے گا۔ اور دنیا کے گوشے گوشے سے یہودیوں کو لاکر اس ملک میں پھر سے جمع کر دے گا۔" (کتابچہ "ختم نبوت" صفحہ ۵۷-۵۸)

مولانا نے جو ۲۱ احادیث پیش کی ہیں ان سے تو ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ "دجال" یہودیوں میں سے نکلے گا اور نہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف یہودیوں کے استیصال کے لئے تشریف لائینگے۔ بلکہ ان احادیث میں سے اکثر سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کسر صلیب اور قتل خنزیر کے لئے تشریف لائیں گے۔ خود مولانا نے بھی کسر صلیب اور قتل خنزیر سے عیسائیت کا استیصال ہی بیان فرمایا ہے۔ مولانا کو یہ سب غلط فہمیاں کشفی باتوں کو ظاہر الفاظ پر محمول کرنے کی وجہ سے لگ رہی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ راویان احادیث نے جس ڈرامائک طریق سے قتل دجال کا نقشہ کھینچا ہے یہ اسی امر پر دلالت کرتا ہے کہ یہ سب بیانات رویا یا کشوف کے رنگ میں دکھائے گئے ہیں۔ رویا اور کشف میں چونکہ تھوڑے وقت میں آئندہ آنے والے حالات بتائے جاتے ہیں اس لئے وہ ڈرامائک انداز میں ہی بیان کئے جا سکتے ہیں جو استعارہ کا ہی طریق بیان ہے چونکہ تمام تفصیلات رویا اور کشوف میں نہیں سما سکتیں اس لئے اشاروں سے کام لیا جاتا ہے۔

اس طرح جس طریق سے یہ واقعات جو آخر زمانہ میں ہونے والے ہیں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کشفی اور استعارہ کے رنگ میں دکھائے گئے ہیں اگر ان کو لفظ بلفظ لیا جائے تو بات نہایت طفلانہ سی نظر آتی ہے اور کوئی سنجیدہ اور غائر نظر رکھنے والا انسان ان کے اس طرح لفظ بلفظ وقوع پذیر ہونے کا یقین نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ظاہر لفظوں میں باہم اتنا تضاد نظر آتا ہے کہ بہت سے لوگوں نے ان کو صحیح سمجھنے سے ہی انکار کر دیا ہے اور ایسی تمام احادیث کو جن میں الامام المہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کا ذکر ہے موضوع قرار دیا ہے۔ چنانچہ سر سید احمد مرحوم اور ان کے ہم خیال تمام لوگوں کا یہی عقیدہ ہے۔ کہ یہ تمام مواد موضوع ہے۔ بعض حدیثوں میں بے شک یہودیوں کا ذکر ہے مگر ان سے بھی یہ ثابت نہیں ہوتا کہ دجال یہودیوں کا مسیح الدجال ہوگا۔ تاہم اس بات کے ماننے میں کوئی حرج نہیں کہ یہودی دجال کے مددگار ہوں گے۔ پھر نصرانیت بھی تو یہودیت ہی کی ایک شاخ ہے اس سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ دجال ان اقوام کا نام ہے جو بظاہر نصرانی اور یہودی ہوں گے۔ اگرچہ انکا حقیقی دین کوئی نہیں ہوگا وہ باطن میں مادہ پرست ملحد اقوام ہوں گی۔

اس طرح جو عمارت مولانا نے ان پیشگوئیوں کی بناء پر تعمیر کی ہے وہ محض ظاہر لفظوں کی رنگا رنگی پر انحصار رکھتی ہے جس کی اصل کچھ بھی نہیں۔ البتہ مولانا نے یہودیوں کے مسیح موعود کے تصور کے متعلق جو لکھا ہے کہ وہ ایک ایسے مسیح کی آمد کا انتظار کرتے تھے" جو بادشاہ ہو۔ لڑ کر ملک فتح کرے۔ بنی اسرائیل کو ملک ملک سے لاکر فلسطین میں جمع کر دے اور ان کی ایک زبردست سلطنت قائم کر دے" صحیح تاریخی واقعہ ہے اور یہ بھی درست ہے کہ یہودیوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مسیحیت تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا اور انہیں ہلاک کرنے کے درپے ہو گئے اور یہ بھی درست ہے کہ یہودی ابھی تک ایسے ہی مسیح کے منتظر ہیں لیکن

آہ۔ ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہودی ہی نہیں بلکہ نہ صرف نصرانی بلکہ خود مسلمان اور سب سے زیادہ خود مولانا ایک ایسے آنے والے کے منتظر ہیں جو نصرانیوں کے خیال میں بھی ظاہر شان و شوکت یعنی حکومت ہی کے ساتھ آئے گا اور خود مولانا کے تصور کے مطابق بھی "الامام المہدی" ایسی ہی شخصیت ہوگا جس کا یہودی اور نصرانی انتظار کر رہے ہیں۔ چنانچہ مولانا اپنی ایک تصنیف تجدید واحیائے دین میں فرماتے ہیں

"میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک "انقلابی لیڈر" کو دنیا میں جس طرح شدید جدوجہد اور کشمکش کے مرحلوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ انہی مرحلوں سے مہدی کو بھی گزرنا ہوگا۔ وہ خالص اسلام کی بنیادوں پر ایک نیا مذہب، فکر (SCHOOL OF THOUGHT) پیدا کرے گا ذہنیتوں کو بدلے گا۔ ایک زبردست تحریک اٹھائے گا جو بیک وقت تہذیبی بھی ہوگی اور سیاسی بھی، جاہلیت اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ اس کو کچلنے کی کوشش کرے گی مگر بالآخر وہ جاہلی اقتدار کو الٹ کر پھینک دے گا۔ اور ایک ایسا زبردست اسلامی اسٹیٹ قائم کرے گا جس میں ایک طرف اسلام کی پوری روح کار فرما ہوگی اور دوسری طرف سائنٹفک ترقی اوج کمال پر پہنچ جائیگی جیسا کہ حدیث میں ارشاد ہوا ہے "اس کی حکومت سے آسمان والے بھی راضی ہوں گے اور زمین والے بھی۔ آسمان دل کھول کر اپنی برکتوں کی بارش کرے گا اور زمین اپنے پیٹ کے سارے خزانے اگل دے گی۔"

اگر یہ توقع صحیح ہے کہ ایک وقت میں اسلام تمام دنیا کے افکار، تمدن اور سیاست پر چھا جانے والا ہے تو ایسے ایک عظیم الشان لیڈر کی پیدائش بھی یقینی ہے جس کی ہمہ گیر و پر زور قیادت میں یہ انقلاب رونما ہوگا جن لوگوں کو ایسے لیڈر کے ظہور کا خیال سن کر حیرت ہوتی ہے مجھے ان کی عقل پر حیرت ہوتی ہے جب خدا تو کی اس خدائی میں لینن اور ہٹلر جیسے ائمہ ضلالت کا ظہور ہو سکتا ہے تو آخر ایک امام ہدایت ہی کا ظہور کیوں مستبعد ہو؟" (تجدید واحیائے دین صفحہ ۳۳-۳۴)

زیادہ تعجب خیز بات یہ ہے کہ جس طرح مولانا نے یہودیوں کی تاریخ بیان کی ہے کہ "ان کا لٹریچر اس آنے والے دور کے سہانے خوابوں سے بھرا پڑا ہے۔ تلمود اور ربیوں کے ادبیات میں اس کا جو نقشہ کھینچا گیا ہے اس کی خیالی لذت کے سہارے صدیوں سے یہودی جی رہے ہیں اور یہ امید لئے بیٹھے ہیں کہ یہ مسیح موعود ایک زبردست جنگی وسیاسی لیڈر ہوگا جو دریائے نیل سے دریائے فرات تک کا علاقہ (جسے یہودی اپنی میراث کا ملک سمجھتے ہیں) انہیں واپس دلائے گا اور دنیا کے گوشے گوشے سے یہودیوں کو لاکر اس ملک میں پھر سے جمع کر دیگا۔" (کتابچہ "ختم نبوت" صفحہ ۵۸)

بعینہٖ اسی طرح "مسیح موعود" اور "الامام المہدی" کے متعلق اسی طرح کے لذت انگیز تصورات سے مسلمانوں کا لٹریچر بھی بھرا ہوا ہے اور خود مولانا بھی اسی لذت سے چٹخارہ لے لے کر الامام المہدی کا ذکر کرتے ہیں اور ان کے باوجود "یہودیوں" کا نقشہ اس طرح کھینچنے سے دل میں ذرا نہیں شرماتے کہ خود آپ کا اپنا حال بھی یہودیوں سے کسی طرح کم نہیں ہے۔ ذیل میں ہم مولانا کے ہی چند حوالے مسلمانوں کی موجودہ حالت کے متعلق درج کر دیتے ہیں:-

(۱) "یہ انبوہ عظیم جس کو مسلمان کہا جاتا ہے اس کا حال یہ ہے کہ اس کے ۹۹۹ فی ہزار افراد نہ اسلام کا علم رکھتے ہیں نہ حق اور باطل کی تمیز سے آشنا ہیں۔ وغیرہ وغیرہ" (سیاسی کشمکش حصہ سوم صفحہ ۱۰۵)

(۲) "ہمارے نزدیک اسلام کا دامن نسلی مسلمانوں کے دامن سے بندھا ہوا نہ ہوگا کہ یہ اٹھیں تو وہ بھی اٹھے اور یہ نہ اٹھیں تو وہ بھی نہ اٹھے۔ اسلام ان کے باپ دادا کی جائیداد نہیں ہے یہ اس کے لئے

(باقی ملاحظہ ہو صفحہ ۵ پر)

قسط سوم

اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایمان افروز واقعات

تقریر مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء

حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ

تقویٰ کی بہترین مثال } محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب پراونشل امیر سابق صوبہ پنجاب فرماتے ہیں ــــ " تقوےٰ کا بھی آپ میں خاص رنگ تھا۔ قادیان سے قریب بھامبڑی میں ہمارا جلسہ ہوا۔ اس میں حضرت میر صاحب بھی تشریف لے گئے اور علماء بھی گئے معاندین نے فساد کر دیا اور بعد میں ہمارے بزرگوں کے خلاف جھوٹی رپورٹ بھی دے دی جس میں ہمارے بعض معززین کے خلاف مقدمہ چلایا گیا۔ انہی میں حضرت میر صاحب بھی تھے۔ چوہدری محمد اسحاق صاحب ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور نے اس مقدمہ کی سماعت کی۔ شہادت استغاثہ کے ختم ہونے کے بعد ہماری طرف سے شہادت صفائی پیش ہوئی۔ محترم خان صاحب مرحوم ہمارے گواہ صفائی تھے۔ آپ نے اپنے بیان میں حضرت میر صاحب کے متعلق فرمایا کہ آپ ایک نہایت معزز خاندان سے ہیں عالم قرآن و حدیث ہیں۔ اور بعض اور وجاہت کے پہلو بھی بیان فرمائے۔ حضرت میر صاحب اس وقت میرے پاس ہی کرسی پر بیٹھے تھے۔ باوجود ملزم ہونے کے عدالت آپکو ہمیشہ کرسی دیتی تھی۔ جب محترم خان صاحب مرحوم یہ بیان دے رہے تھے۔ تو حضرت میر صاحبؓ کے آنسو رواں ہو گئے۔ آپ نے رومال نکال کر اپنی آنکھوں پر رکھ لیا۔ اور آہستہ سے نہایت رقت سے مجھے فرمانے لگے۔ مرزا صاحب! ان چیزوں سے انسان بخشا نہیں جاتا مومن اللہ تعالےٰ کے فضل سے بخشا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ مجھے معاف فرمائے۔ آپ کے الفاظ تو مجھے پورے طور پر یاد نہیں۔ لیکن ان کا مفہوم وہی ہے جو میں نے لکھا ہے۔ آپ کی آواز میں خاص درد انگیز رقت تھی اور آپ کے آنسو بہہ رہے تھے۔

اس کیس میں جس روز آپ کا بیان ہوا۔ آپ میرے پاس ہی میرے مکان میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ مجھے اندر سے بلا کر اپنے ساتھ چارپائی پر بٹھا لیا۔ اور بڑی رقت کے ساتھ فرمانے لگے کہ مجھ سے کوئی نادانستہ غلط بیانی تو نہیں ہو گئی۔ میں نے تسلی دی۔ لیکن آپ کے آنسو بہنے لگ گئے اور آپ فرماتے رہے یا اللہ! اگر کوئی غلطی ہو گئی ہو۔ تو مجھے معاف فرما۔ آپ کا بیان واقعات کے بالکل مطابق تھا۔ لیکن تقوے کا یہ حال تھا کہ ہر حال میں خدا سے ڈرتے (الفرقان حضرت میر محمد اسحاق نمبر ۲۶-۲۷)

حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت قادیان کا بیان ہے۔

اس مقدمہ کے دوران میں ایک دفعہ جبکہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی شہادت ہمارے فریق مخالف کے خلاف ہو رہی تھی تو ایک ایسی بات جس سے فریق ثانی پر حرف آتا تھا وکیل مخالف کے سوال کرنے پر حضرت میر صاحب نے بتائی۔ تب فریق مخالف کے فریق نے آپ پر جرح کی کہ یہ بیان آپ نے پولیس میں کیوں نہیں دیا تھا۔ کیونکہ آپ کے پولیس کے بیانوں میں یہ نہیں ہے جواب میں آپ نے فرمایا میں تو اب بھی عدالت میں یہ بیان دینے کے لئے تیار نہ تھا۔ لیکن آپ لوگوں نے پوچھا ہے تو مجھے مجبوراً جواب دینا پڑا۔ ورنہ میں قطعاً بیان نہ کرتا۔

(الفرقان سیرت حضرت میر صاحب ص۵۴)

محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ و امیر جماعت احمدیہ لائل پور لکھتے ہیں

اس مقدمہ میں فریق ثانی کے وکیل نے میر صاحب پر جرح کی۔ اور یہ سوال بھی کیا کہ بھامبڑی والوں نے آپ کے جلسہ میں مزاحمت کی، اس لئے آپ کے دل میں ان کے خلاف غم و غصہ ضرور پیدا ہوا ہوگا۔ حضرت میر صاحب نے برجستہ جواب دیا کہ غم و غصہ نہیں بلکہ رحم اور ہمدردی کے جذبات میرے دل میں آپ کے موکلوں کے لئے پیدا ہوئے۔ اس جواب سے مجسٹریٹ متبسم اور محظوظ ہوا اور وکیل فریق ثانی شرمسار۔

(نمبر مذکور ص۵۳)

محترم جناب شیخ صاحب فرماتے ہیں۔

"مجسٹریٹ میر صاحب سے باادب پیش آتا تھا۔ لیکن خاکسار نے دیکھا کہ میر صاحب جب عدالت کے کمرے میں داخل ہوتے تو ۳-۴ منٹ تک ملزمان کے کٹہرے میں اکیلے اور غمزدہ سے ہو کر کھڑے رہتے ہم سب بھی تعظیماً کھڑے رہتے حتیٰ کہ میر صاحب کٹہرے سے باہر نکلتے اور پھر ہم سب کرسیوں پر بیٹھ جاتے۔ یہ ماجرا میں نے کئی بار دیکھا۔ لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہ آئی کہ میر صاحب ایسا کیوں کرتے ہیں۔ آخر میں نے ایک دن میر صاحب سے اس کا سبب دریافت کیا۔ آپ چشم پرآب ہو گئے فرمانے لگے کہ آتمارام مجسٹریٹ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عدالت میں کھڑا رہنے پر مجبور کیا۔ اس لئے جب کبھی عدالت جانے کا اتفاق ہوتا ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یاد میں چند منٹ میں بھی اسی طرح کھڑا رہتا ہوں۔

(نمبر مذکور ص۵۳)

دار الشیوخ کے بچے } محترم جناب مولانا برکات احمد صاحب راجیکی ناظر امور عامہ قادیان تحریر فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت میر صاحب سے حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال اور حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب محترم شاہ صاحب کی کوٹھی کے پاس کھڑے تھے۔ محترم شاہ صاحب نے فرمایا کہ میں نے اپنی کوٹھی کے پاس باغ میں اس اس قسم کے پودے اور پیڑ لگائے ہیں۔ اور محترم چوہدری صاحب نے بھی اپنی کوٹھی کے باغ کے آموں اور امرود کے پیڑوں کا ذکر کیا۔ عین اس وقت دار الشیوخ کے چند یتیم و مساکین طلباء جن میں سے بعض نابینا بھی تھے سامنے سڑک سے گزرے۔ حضرت میر صاحب نے ان بچوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے تو یہ پودے لگائے ہیں۔ خدا تعالےٰ انکو سرسبز و شاداب رکھے اور پروان چڑھائے۔

(نمبر مذکور ص۵۵-۵۶)

اپنے آپ کو مسلم ظاہر کرنے والے لڑکے سے سلوک } خاکسار کے طالب علمی کے زمانہ کی بات ہے۔ ایک لڑکا قادیان میں آیا اور ظاہر کیا کہ میں معزز ہندو گھرانے کا چشم و چراغ ہوں۔ جالندھر کا باشندہ ہوں اور میرا بھائی جالندھر میں بیرسٹر ہے۔ میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں۔ حضرت میر صاحب ناظر ضیافت تھے۔ ایک ہندو اور پھر اعلیٰ خاندان کا فرد سمجھ کر آپ نے اس کی خوب خاطر و مدارات کی۔ اعلیٰ غذا اور عمدہ رہائش کا انتظام کیا۔ جب ۲-۲½ ماہ گزر گئے۔ تو پتہ چلا کہ اس لڑکے نے محض اپنا اعزاز قائم کرنے کے لئے اپنے آپ کو ہندو ظاہر کیا۔ ورنہ وہ ایک متوسط طبقہ کے مسلمان گھرانے کا فرد ہے۔ آپ نے اسے اپنے پاس بلایا اور نہایت ہی نرمی خلق اور محبت کے ساتھ اس پر یہ بات ظاہر کی کہ گو ہمیں اصل واقعہ کا علم ہو گیا ہے۔ لیکن ہم آپ کے اعزاز میں کوئی کمی نہیں کریں گے۔ آپ جس طریق پر یہاں رہائش پذیر ہیں۔ اسی طریق پر ہم آپکو رکھیں گے آپ پہلے سے زیادہ ذوق اور شوق کے ساتھ دینی کتب کا مطالعہ شروع کریں اور ہرگز اس امر کو محسوس نہ کریں۔ کہ آپ سے غلطی سرزد ہو گئی ہے۔ انسان کمزور ہے غلطی کر بیٹھتا ہے۔ غرضکہ اسے بہت تسلی اور تشفی دی۔ اور ملازموں کو بھی ہدایت کر دی کہ ان کا اعزاز بدستور قائم رہے۔ لیکن وہ بہت ہی شریف النفس اور شرمیلا لڑکا تھا ایک دو دن بعد ہی وہ ندامت اور شرمندگی کی وجہ سے وہاں سے روپوش ہو گیا لیکن حضرت میر صاحب کے اخلاق حسنہ اور شریفانہ برتاؤ کا اس پر ایسا اثر تھا کہ احمدیت اس کے رگ و ریشہ میں سرایت کر گئی۔ اور وہ احمدیت کا دالا و شیدا ہو گیا۔ میں نے اسے دیکھا کہ وہ جلسہ سالانہ اور دوسری اہم تقریبات پر ہمیشہ مرکز میں آتا۔ مگر مفلر یا رومال سے منہ کو اکثر لپیٹے رکھتا۔ اور جب گھر واپس جاتا۔ تو تبلیغ احمدیت میں ہمہ تن مصروف ہو جاتا۔ مجھے پتہ چلا کہ بعض اچھے اچھے لوگوں نے اس کے ذریعہ سے بیعت کی۔

نتیجہ } یہ واقعہ بظاہر معمولی سا نظر آتا ہے لیکن اگر اس پر غور کیا جائے تو اس سے حضرت میر صاحب کی بلندیٔ اخلاق اور علو مرتبت کا پتہ چلتا ہے۔ اگر حضرت میر صاحب کی جگہ کوئی عام آدمی ہوتا، تو یقیناً اسے سخت شرمندہ کرتا اور ڈانٹ ڈپٹ کر کے مرکز سے نکال دیتا۔ اور اگر زیادہ سخت ہوتا۔ تو ممکن ہے پولیس کے حوالہ کر کے اس پر مقدمہ چلواتا۔ لیکن وہ پھر زندگی بھر کے لئے احمدیت کا دشمن ہو جاتا۔ اللّٰھم صل علی محمد و علی آل محمد۔

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کچھ دنوں سے بیمار چلا آرہا ہے۔ پہلے خرابیٔ خون کی شکایت تھی۔ اب لُو لگنے کی وجہ سے بخار ہو گیا ہے۔ قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ صحت و عافیت میں رکھ کر زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے

(خاکسار شبیر احمد وکیل المال اول)

(۲) مکرم محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ احمدیہ کی طبیعت خدا کے فضل سے اب بہتر ہے لیکن ابھی کمزوری بہت ہے احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی

حضرت منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی نے بیان کیا کہ "۱۹۰۱ء کا ذکر ہے جبکہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر گورداسپور میں فوجداری دعویٰ کیا ہوا تھا۔ اور حضور خانصاحب علی محمد صاحب پنشنر کے مکان متصل مسجد حجاماں والی میں مقیم تھے۔ خاکسار اور میاں جمال الدین اور امام دین اور خیر دین صاحبان ساکنان سیکھواں حضور کے ساتھ تھے۔ باقی دوست دوسری جگہ ٹھہرے ہوئے تھے۔ ایک دن حضور کو پیچش کی شکایت ہو گئی اور بار بار قضائے حاجت کے لئے اٹھتے۔ تو خاکسار اسی وقت اٹھ کر پانی کا لوٹا لے کر حضور کے ساتھ جاتا۔ تمام رات ایسا ہی ہوتا رہا۔ ہر بار حضور یہی فرماتے کہ تم سوئے رہو۔ صبح کے وقت حضور نے مجلس میں بیٹھ کر ذکر فرمایا۔ کہ مسیح کے حواریوں اور ہمارے دوستوں میں ایک نمایاں فرق ہے۔ ایک دفعہ مسیح پر تکلیف کا وقت آیا ہے۔ وہ اپنے حواریوں کو جگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جاگتے رہو اور دعائیں مانگو مگر وہ سو جاتے ہیں۔ اور بار بار جگاتے ہیں۔ مگر پھر وہ سو جاتے ہیں۔ مگر ہم اپنے دوستوں کو بار بار تاکید کرتے ہیں کہ سو رہو لیکن وہ پھر بھی جاگتے ہیں۔ چنانچہ خاکسار کا نام لے کر فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ میاں عبدالعزیز تمام رات سوئے بھی ہیں یا کہ نہیں۔ میرے اٹھنے پر فوراً ہوشیاری سے اٹھ کھڑے ہوتے تھے اور باوجود بار بار تاکید کرنے کے کہ سوئے رہو اٹھ کھڑے ہوتے تھے۔"

(سیرۃ المہدی حصہ سوم صفحہ ۲۰۴)

حضرت حاجی غلام احمد صاحب سکنہ کریام

حضرت حاجی صاحب ... نے بذریعہ مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل بیان کیا کہ:-

"ایک مرتبہ ان کے گاؤں میں ایک مجسٹریٹ نے موقعہ دیکھتے وقت مدعی فریق سے کہا کہ اگر اس جگہ کوئی سچ بولنے والا ہو تو پیش کرو۔ میں اس سے اصل حقیقت معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے حاجی صاحب کا نام دیا۔ حاجی صاحب کو طلب کیا گیا۔ حاکم نے عزت سے بٹھایا اور اصل حقیقت دریافت کی۔ آپ نے سچی بات کہہ دی۔ حاکم نے حاجی صاحب کی شہادت کی بناء پر مدعی کے حق میں (جو غیر احمدی تھا) فیصلہ کر دیا۔ مدعا علیہ احمدی تھا۔"

(الفضل جلد ۳۱ صفحہ ۱۲۶)

چنانچہ اس فیصلہ کے بعد احمدی دوست حاجی صاحب سے ناراض ہو گئے اور مسجد میں نماز کے لئے آنا ترک کر دیا۔ حاجی صاحب نے پہلے خیال کیا کہ اگر وہ دوست مسجد میں نہیں آتے تو ان کی غلطی ہے اس میں میرا کوئی قصور نہیں۔ کیونکہ میں نے تو سچی شہادت دی ہے۔ لیکن بعد میں حاجی صاحب کو خیال آیا کہ میں نے جو کارروائی کی ہے وہ تو خدا تعالیٰ کی خاطر کی ہے۔ اب باوجود اس دوست کی غلطی کے بھی اگر اسے نماز کے لئے بلا کر لے آؤں گا تو یہ بھی خدا تعالیٰ کی خاطر ہوگا۔ اس دوران میں حکیم عطا محمد صاحب ہرسیاں والے اور حکیم رحمت اللہ صاحب رڑابوں والے جو میرے دوست تھے کریام آئے میں نے ان سے اس بات کا ذکر کیا اور کہا کہ اب میں اس دوست کو محض خدا کی خوشنودی کی خاطر منانے چلا ہوں۔ ان دونوں اصحاب نے کہا کہ یہ بڑی نیکی کا کام ہے۔ ہم بھی آپ کے ساتھ چلتے ہیں۔ چنانچہ ہم تینوں احمدی دوست کی بیٹھک میں چلے گئے اور میں نے اپنے دونوں دوستوں کو مخاطب کر کے وہ واقعہ سنانا شروع کیا۔ واقعہ سنا کر میں نے کہا کہ اس وجہ سے چوہدری صاحب مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں اور اب مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے نہیں جاتے۔ اس پر دونوں دوستوں نے چوہدری صاحب کو مخاطب کر کے ان سے وجہ پوچھی تو چوہدری صاحب کہنے لگے کہ حاجی صاحب نے میرے خلاف شہادت دی اور بار بار یہی کہتے جاتے۔ میں نے کہا کہ بے شک میں نے خلاف شہادت دی ہے مگر جھوٹی شہادت تو نہیں دی۔ مگر چوہدری صاحب اپنی بات دہراتے چلے گئے۔ اس پر میں نے کہا کہ اگر اس معاملہ میں میری کوئی غلطی ہے۔ تو قصوروار میں ہوں۔ آپ تو بے قصور ہیں۔ پھر آپ بے قصور ہو کر مسجد میں نماز کے لئے کیوں نہیں آتے۔ جس کا اس دوست کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ پھر میں نے کہا کہ ایک بات ہو سکتی ہے۔ ممکن ہے آپ اس وجہ سے نہ آتے ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ میں نماز پڑھاتا ہوں۔ اگر یہ عذر ہے تو آج سے آپ نماز پڑھائیں۔ میں آپ کے پیچھے نماز پڑھوں گا۔ اس بات کا اس پر اس قدر اثر ہوا کہ وہ فوراً نماز کے لئے مسجد میں تشریف لے آئے۔ نماز ظہر کا وقت تھا۔ جب ہم مسجد میں پہنچے تو سنتیں ادا کرنے کے بعد میں نے چوہدری صاحب کو کہا۔ کہ چلو جناب چوہدری صاحب آپ نماز پڑھائیں اس پر اس دوست نے کہا کہ حاجی صاحب مصلے پہ آپ ہی اچھے لگتے ہیں۔ چنانچہ ہم سب نے نماز پڑھی۔ اور اس کے بعد چوہدری صاحب نے باقاعدگی سے آنا شروع کر دیا۔

اضافہ کی تحریک پر مخلصانہ لبیک

جن مخلصین کے علم میں آرہا ہے کہ امسال اشاعت اسلام کے لئے گذشتہ سال کی نسبت کم از کم پچاس ہزار روپیہ زائد درکار ہے اپنے وعدوں میں نمایاں اضافے پیش کر رہے ہیں فجزاہم اللہ تعالیٰ۔ چنانچہ حال ہی میں مکرم چوہدری غلام رسول (سابق سندھ) بیگم چوہدری غلام رسول صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔ "آپ کی چٹھی برائے زائد تحریک ۱۰۰۰/- روپے کے مطابق اور پھر سید محمد شاہ صاحب انسپکٹر تحریک جدید کی مزید تحریک کی وجہ سے خاکسار انشاء اللہ تعالیٰ ایک دو دن میں ایک سو روپیہ کا منی آرڈر برائے تحریک جدید کر رہا ہے گا۔" احباب کرام ان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص کو قبول فرمائے اور ان کی نیک مثال کو دیگر مخیر دوستوں کے لئے بھی تحریک کا باعث بنائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

خطاب بہ خویشتن

(از مکرم ماسٹر عبدالرحمن صاحب خاکی بی۔ اے راولپنڈی)

ز ربِّ خود چو خواہی دلنوازی	قدم زن بر طریقِ پاکبازی
زنی دستِ طلب گر بر درِ حق	ترا آید میسّر کارسازی
شوی قائم چو بر صدق و حقیقت	رہی از دستِ افسونِ مجازی
حرم محرم کند از رازِ ہستی	نگہداری چو پیمانِ حجازی
نسازد ہیچ کس باتو در عالم	اگر تو باخدائے خود نہ سازی
ندیمی کارِ بازی و ظرافت	حکیمی بگذر از بذلہ طرازی
تکبر در حضیض است از دنائت	تواضع راست حاصل سرفرازی
بہ قلبِ صافی و عشقِ محمدؐ	شود آساں لغت ہائے حجازی
بیابی بہرہ از کامرانی	اگر تو در طلب زہرہ گدازی
مجازے باحضوری چو حقیقت	نمازِ غافلی فعلِ مجازی
ترا ہر شب شبِ قدر است گر تو	بہ شب ہا در دعا جاں گدازی
حیاتِ نو درایں وقفِ جدید است	بجو در وے بہ عمرِ خود درازی
نیرزد ہیچ غیر از صدق و اخلاص	اگر غازی نماند ترکتازی
جہادِ وقت در کسرِ صلیب است	درایں جنگِ مقدس باش غازی
ندارد ہیچ نسبت در تقابل	خرِ عیسےٰ بہ رہوارانِ تازی
تو بازی باختی در منزلِ عشق	بہ ایں بازی اگر نازی چہ نازی
نیاز آور بہ پیشِ بے نیازے	پس آنگہ شکرِ توفیقِ نیازی
خدایا بر منِ مسکیں نگاہے	کہ رحمانی۔ کریمی۔ کارسازی
بہ مشتِ خاک باری ابرِ رحمت	زہے بخشش زہے بندہ نوازی

شوی محمود را مقبول خاکی
بیاموزی چو آدابِ ایازی

انصار اللہ ضلع نواب شاہ کے پہلے کامیاب سالانہ اجتماع کی مختصر روئیداد

(از مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب ناظم اعلےٰ انصار اللہ سابق سندھ و بلوچستان)

پہلا اجلاس

زیر صدارت محترم مولانا ابو العطاء صاحب شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم حافظ قاری فتح محمد صاحب نے کی۔ نظم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نواب شاہ نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں خاکسار نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں آپ نے یہ دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر طرح سے کامیاب فرمائے اور اسے احباب جماعت کے لئے روحانی اور دینی ترقیات کا موجب بنائے۔ آمین۔ اسکے بعد خاکسار نے محترم صدر صاحب انصار اللہ مرکزیہ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔

بعدہٗ محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے "انصار اللہ کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر نصف گھنٹہ تک تقریر فرمائی جو توجہ سے سنی گئی۔ آپ کے بعد مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ عالیہ نے درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام دیا۔ بعدہٗ عزیز رشید احمد صاحب نے نظم پڑھی اور مولوی عبدالرشید صاحب ارشد نے سیرت حضرت مسیح موعودؑ پر تقریر فرمائی پھر خاکسار نے نظم پڑھی اور مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے اخوت اسلامی پر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد مکرمی ماسٹر احمد بریل صاحب صحابی نے "میں احمدی کیسے ہوا" کے موضوع پر ۲۵ منٹ تقریر فرما کر حاضرین کے ایمانوں کو تازہ فرمایا۔ ۵ بجے شام پہلا اجلاس ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس ۳۰-۷ بجے شام زیر صدارت نواب زادہ چوہدری محمد سعید صاحب منعقد ہوا جس میں تلاوت حافظ فتح محمد صاحب نے کی اور نظم مکرمی جناب چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے پڑھی۔ درس قرآن پاک جناب مولوی ابو العطاء صاحب نے دیا۔ اس کے بعد حکیم محمد سہیل صاحب زعیم انصار اللہ کمال ڈیرہ نے "میں احمدی کیسے بنا" کے موضوع پر تقریر کی اور یہ اجلاس مکرمی جناب مولانا ابو العطاء صاحب کی تقریر "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق آنحضرت صلعم سے" پر ختم ہوا۔

مورخہ ۱۸/۳/۶۲ کا پہلا اجلاس نماز تہجد اور نماز فجر کے بعد درس قرآن پاک سے شروع ہوا جو مکرمی جناب مولانا ابو العطاء صاحب نے دیا اس کے بعد مندرجہ ذیل پانچ صحابہ نے ذکر حبیبؑ پر تقاریر فرمائیں اور نہایت ایمان افروز واقعات سنائے

۱۔ مکرم صوفی محمد رفیع صاحب سکھر
۲۔ " ماسٹر محمد بریل صاحب کنڈیارہ
۳۔ " چوہدری فتح الدین صاحب گوٹھ ننھے خاں
۴۔ " مولوی عطاء اللہ صاحب جابپور
۵۔ " جناب محمد اسمٰعیل صاحب۔

ذکر حبیب کے بعد اجلاس ناشتہ کے لئے برخاست ہوا۔ اور دوسرا اجلاس ۹ بجکر ۵ منٹ پر حافظ فتح محمد صاحب کی تلاوت کے ساتھ مکرمی جناب امیر صاحب خیرپور ڈویژن کی زیر صدارت ہوا۔ نظم مکرمی عبدالغفار نے پڑھی اور مکرمی جناب مولوی عبدالرشید صاحب ارشد نے درس حدیث دیا۔ پھر مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ نے تربیت اولاد پر تقریر فرمائی۔ بعدہٗ علی اکبر نے سندھی میں نظم سنائی۔ پھر مکرمی جناب چوہدری بشیر احمد صاحب معتمد نواب شاہ نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شمائل" پر مضمون پڑھا۔ پھر مکرمی چوہدری محمد حیات صاحب نے درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام دیا۔ چوہدری سلطان علی صاحب ناظم انصار اللہ ضلع نواب شاہ نے اپنے احمدیت قبول کرنے کے ایمان افروز حالات سنائے۔ پھر خاکسار نے مرکز کے ۶۲ء کے پروگرام کو پوری طرح اپنانے کے سلسلہ میں انصار اللہ کے فرائض پر ۲۵ منٹ تقریر کی اس کے بعد مولوی عبدالرشید صاحب ارشد مربی سلسلہ عالیہ نے جماعت احمدیہ اور خدمت اسلام کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد مکرمی جناب امیر صاحب ضلع نواب شاہ اور امیر صاحب خیرپور ڈویژن نے انصار اللہ سے خطاب فرمایا۔ بعدہٗ مکرمی جناب مولوی ابو العطاء صاحب نے ۴۵ منٹ تک نہایت ایمان افروز تقریر فرمائی اور یہ اجلاس خاکسار کی نظم پر برخاست ہوا۔ اجتماع کا آخری اجلاس زیر صدارت مولانا مولوی ابو العطاء صاحب فاضل ۲ بجے بعد دوپہر منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن چوہدری نبی احمد صاحب نے اور نظم علی اکبر صاحب سندھی نے پڑھی اور دوستوں کے اصرار پر بزرگان سلسلہ کے پیغامات خاکسار نے دوبارہ پڑھ کر سنائے۔ درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام مکرمی جناب چوہدری فضل احمد صاحب معتمد مال علاقائی نے دیا جس کے بعد خاکسار نے رسائل سلسلہ کی خریداری کے لئے دوستوں کو تحریک کی اس کے بعد مکرمی جناب مولوی ابو العطاء صاحب نے نہایت دلکش انداز میں ذکر الٰہی اور دعاؤں کی ضرورت اور خدمت سلسلہ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی ترغیب دلائی۔ آپ کے خاکسار نے انتظامات میں اور اجتماع کو کامیاب بنانے کے سلسلہ میں تعاون کرنے والے احمدی۔ غیر احمدی احباب انصار۔ خدام اور سرکاری عہدیداروں اور پریس کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد مکرمی جناب مولوی ابو العطاء صاحب نے ایک اجتماعی دعا کرائی اور یہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے ہم لوگوں کو پہلا کامیاب ضلعوار سالانہ اجتماع کرنے کی توفیق دی

لجنہ اماء اللہ ڈھاکہ کے سالانہ جلسہ کی مختصر روئداد

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے لجنہ اماء اللہ ڈھاکہ کا سالانہ جلسہ مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۶۲ء کو بوقت ۹ بجے زیر صدارت بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم ایک بچی بنت محمد صاحب نے کی۔ روحی سلطانہ نے ایک مضمون بنگلہ زبان میں خدمت خلق پر پڑھا۔ بعد ازاں شہناز بیگم بنت ضیاء الحق صاحب نے ناصرات کا ترانہ پڑھا۔ مومنہ بیگم صاحبہ نے نماز پر مضمون پڑھا۔ اس کے بعد بیگم چوہدری انوار احمد صاحب کاہلوں نے درثمین سے ایک نظم پڑھی۔ بیگم منظور الحق صاحب نے بنگلہ مضمون احمدیت پر پڑھا اس کے بعد بیگم صاحبہ چوہدری سیفی صاحب نے ایک نظم پڑھی۔ مسعودہ صاحبہ بیگم ڈاکٹر عبدالصمد صاحب نے خلافت حقہ پر مدلل مضمون اردو میں پڑھا۔ بعد ازاں صاحبزادی امۃ الودود صاحبہ بنت صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب نے خوش الحانی سے ایک نظم پڑھی۔ اسکے بعد خاکسارہ نے احمدیت یا حقیقی اسلام پر ایک مضمون پڑھا اسکے بعد بقیہ پروگرام ملتوی کرکے مولانا جلال الدین صاحب شمس کی نہایت موثر تقریر خواتین نے دلچسپی کے ساتھ سنی۔ مولانا شمس صاحب کی تقریر کا خلاصہ بنگلہ زبان میں مولوی اعجاز صاحب نے بیان کیا۔

۱۵ اپریل کو گیارہ بجے تمام عہدیداران اور نمائندوں کی مجلس شوریٰ ہوئی۔ باہر سے آمدہ خواتین کا تعارف کرایا گیا۔ پھر لجنات کی ترقی کے لئے مختلف تجاویز پر غور کیا گیا اور اہم فیصلے ہوئے۔ احمدی خواتین اور بچوں کی تعلیم و تربیت پر خاص طور پر غور کیا گیا اور کئی ضروری تجاویز پاس ہوئیں۔ ہر جگہ کی لجنات کو پروگرام بنانے کی ہدایت کی گئی۔ صوبہ کے تمام حصوں کی خواتین نے شرکت کی۔ دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(خاکسارہ زینب آرا بیگم فضل وہاب ابوبکر سیکرٹری اصلاح و ارشاد لجنہ اماء اللہ ڈھاکہ)

لیڈر بقیہ صفحہ ۲

جیتے اور اسی کے لئے مرنے پر تیار ہوں تو ہم خوش اور ہمارا خدا خوش۔ ورنہ جس جہنم میں ان کا جی چاہے جا کر گر جائیں۔"

(سیاسی کشمکش حصہ سوم ص ۱۲۲)

(۳) "قرآن میں جن کو اہل کتاب کہا گیا ہے وہ آخر نسلی مسلمان ہی تو تھے۔ خدا اور ملائکہ اور نبی اور کتاب اور آخرت سب کو مانتے تھے اور عبادات اور احکام کی رسمی پیروی بھی کرتے تھے۔ البتہ اسلام کی اصلی روح... ان میں سے نکل گئی تھی"۔ (ایضاً)

(۴) یہاں جس قوم کا نام مسلمان ہے وہ ہر قسم کے رطب و یابس لوگوں سے بھری ہوئی ہے کیرکٹر کے اعتبار سے جتنے ٹائپ کافر قوموں میں پائے جاتے ہیں اتنے ہی اس قوم میں بھی موجود ہیں ... رشوت۔ چوری۔ زنا۔ جھوٹ اور دوسرے تمام جرائم اخلاق میں یہ کفار سے کچھ کم نہیں وغیرہ وغیرہ۔ (ایضاً)

ہمیں خطرہ ہے کہ کہیں مولانا کا بھی حشر وہ ہو جو یہودیوں کا ہوا ہے۔ چنانچہ علامہ ڈاکٹر اقبال مرحوم نے فرمایا ہے:-

فرمایا ـــ اکثر لوگ مہدی کے منتظر ہیں مگر وہ آنے ہی نہیں پاتا ایک اور بزرگ لاہور میں ہوا کرتے تھے، جب کبھی ملتے مہدی کے آنے کی تاریخ بتا جاتے وہ تاریخ گزرتی تو ایک نئی تاریخ مقرر کر جاتے اسی انتظار میں ان کا انتقال ہو گیا (چٹان ۲۲ اپریل ۶۳ء ص ۳ بعنوان اقبالیات)

اس کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی ایک حوالہ ملاحظہ فرمائیے۔

"ہر ایک مخالف یقین رکھے کہ اپنے وقت پر وہ جان کندن کی حالت تک پہنچے گا۔ اور مریگا۔ مگر حضرت عیسےٰ کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھیگا یہ بھی میری ایک پیشگوئی ہے جس کی سچائی کا ہر ایک

مطبوعات انصار اللہ مرکزیہ

اقتباسات از درثمین فارسی

مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام فارسی کے چند اقتباسات کا ایک نہایت موزوں ۔ خوبصورت اور دلکش مجموعہ شائع کیا ہے ۔ جو آرٹ پیپر کے ۱۷ صفحات پر مشتمل ہے یہ دیدہ زیب کتابچہ فی الحقیقت اس قابل ہے کہ اسے تحفہ کے طور پر بکثرت تقسیم کیا جائے اور ہمیشہ زیر مطالعہ رکھا جائے ۔

قیمت صرف ۲۵ نئے پیسے ہے ۔ دفتر انصار اللہ مرکزیہ سے طلب کیا جا سکتا ہے

(قائد اشاعت انصار اللہ مرکزیہ)

آرمی اپرنٹس سکول راولپنڈی

انجینئرنگ ۔ سگنلز ۔ الیکٹریکل و مکینیکل انجینئرنگ کی فنی تربیت ۔ عرصہ ٹریننگ ۳ تا ۳½ سال دوران ٹریننگ تنخواہ ۱۸ تا ۲۲ ۔ وردی رہائش مفت ۔ سکول پاس کرنے پر مزید ٹریننگ پرنٹنگ پاک آرمی سینٹرز میں ۔ تنخواہ کا درجہ سپاہی ۶۹/-

شرائط :۔ مڈل پاس (انگریزی) یا پانچواں سٹینڈرڈ کیمبرج سکول یا ساتویں جماعت ملٹری کالج عمر ۱۴½ کو ۱۶½ تا ۱۷ قد ۵-۲ تا ۵-۳ ۔ وزن ۹۶ تا ۹۹ ۔ چھاتی ۲۹ تا ۲۹½ پھیلا کر ۱½ غیر شادی شدہ پاکستانی ۔

ہیڈ کوارٹر راولپنڈی ریکروٹنگ ایریا میں اور دفتر بھرتی سرگودھا میں روزانہ بھرتی ۔ سرٹیفکیٹ تعلیم پیش ہو (سرکلر $\frac{155/2/A\text{-}R.O}{12-5-62}$ سرگودھا)

درخواستہائے دُعا

۱ ۔ مکرمی حاجی بلند بخش صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ راڈ کے ضلع سیالکوٹ کو دروازہ سے گرنے کی وجہ سے سر پر کافی چوٹیں آئی ہیں ۔ کمر درد اور درد گردہ کی شکایت بھی زیادہ ہو گئی ہے ۔ حاجی صاحب مخلص احمدی اور موصی ہیں ۔ جملہ احباب جماعت کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔ (خاکسار غلام رسول پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ راڈ کے ضلع سیالکوٹ)

۲ ۔ میرا کیڈی میو ہسپتال میں داخل ہے ۔ اپریشن ہونا ہے اور ان کے پیٹ میں رسولی ہے ۔ احباب اپریشن میں کامیابی اور صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔

(رشید احمد ولد بابا نذر احمد صاحب درویش قادیان حال لاہور)

۳ ۔ بشیر احمد صاحب چغتائی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ واہ کینٹ بلڈ پریشر بیمار ہیں ۔ بیماری کا دل پر بھی اثر ہے ۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کریں ۔ (لئیق احمد چغتائی)

۴ ۔ عزیزیان منور احمد ۔ بشیر احمد اور ان کی چھوٹی ہمشیرہ سالانہ امتحان میں اوّل پوزیشن پر کامیاب ہو گئے ہیں ۔ الحمد للہ ۔ احباب دعا فرما دیں ۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت کرے ۔ آمین ۔

(حکیم صوفی دین محمد احمدیہ دار الشفا ، چوک نقانہ گوجرانوالہ)

۵ ۔ میں امسال بی اے کا امتحان دے رہا ہوں ۔ تمام احمدی بھائی اور بہنیں دعا کریں کہ خدا تعالیٰ عاجزہ کو امتحان میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے (آمینہ اختر محمد شریف میرواکبر ٹیلیفون گوجرہ)

۶ ۔ عبد اللہ خاں صاحب افغان سٹور گنج منڈی کی نو شیرا امن صاحبہ کو ہسپتال میں آنکھوں کے اپریشن کے لئے داخل کیا گیا ہے چونکہ شوگر کی مرض بھی ہے اس وجہ سے اپریشن میں تاخیر واقع ہو گئی ہے ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شوگر کے مرض کو دور کرے اور کامیاب اپریشن ہو جائے ۔ (عبد اللطیف پنشنر)

۷ ۔ مکرم سید صفدر علی شاہ صاحب ہیڈ کلرک محکمہ نہر بیا نوالی تکالیف و پریشانیوں میں مبتلا ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر طرح کی پریشانیاں دور فرمائے نیز بزرگان سلسلہ و احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ میری اور میرے اہل و عیال کی تکالیف و پریشانیاں اور مصائب دور ہونے کے لئے بھی دعا کریں ۔ (عبد الواحد حیک نمبر ۳ ایم بی ۔ ضلع سرگودھا)

۸ ۔ خاکسارہ کی کلاس نہم اس سال بورڈ کا امتحان دیا ہے احباب جماعت درویشان قادیان اور بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ہماری کلاس کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے ۔ (خاکسارہ امۃ الکریم رفعت نہم)

۹ ۔ میرے والد بعارضہ بخار چند دنوں سے بیمار ہیں ۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے ۔

(بارک اللہ تارڑ کلرک دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وصولی چندہ وقف جدید سال پنجم

مندرجہ ذیل احباب کرام نے اپنا چندہ ارسال فرما دیا ہے ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں برکت ڈالے اور تمام بہنوں بھائیوں کو اجر عظیم عطا کرے ۔ آمین ۔ (ناظم مال وقف جدید)

مکرم ملک عبد الحلیم صاحب گنج مغلپورہ لاہور ۸-۰۰
بشیر احمد صاحب گرایا ″ ۹-۰۰
اہلیہ صاحبہ ″ ″ ۹-۰۰
بچگان ″ ۹-۰۰
شیخ خورشید احمد صاحب ″ ۶-۷۵
اہلیہ صاحبہ ″ ″ ۶-۷۵
بچگان ″ ″ ۶-۷۵
ملک محمد اکرم صاحب ″ ۶-۷۵
اہلیہ صاحبہ ″ ۶-۷۵
ملک محمد فضل صاحب ۶-۷۵
چوہدری سردار محمد صاحب ″ ۶-۵۰
چوہدری محمد دین صاحب ″ ۱۰-۰۰
شیخ مبارک احمد صاحب ″ ۶-۵۰
منصور الحق صاحب ″ ۶-۰۰
میاں رحمت علی صاحب ″ ۶-۲۵
محمد صادق صاحب مبشر ″ ۷-۰۰
چوہدری عبد الحمید صاحب ″ ۱۲-۵۰
ظہور الدین احمد صاحب ۶-۵۰
محمد موسیٰ خانصاحب پریذیڈنٹ چک نمبر ۲۵ گ ب ضلع لائلپور (بلا تفصیل) ۲۳-۷۱
محمد احسن خانصاحب راولپنڈی ۶-۰۰
فضل محمد خانصاحب ″ ۶-۰۰
ملک عبد الوحید سلیم صاحب ″ ۶-۰۰
مستری فضل رحیم صاحب ″ ۶-۶۲
قریشی محمد اخلاق صاحب ″ ۶-۷۵
غازی محمد امین صاحب ″ ۶-۲۵
مکرمہ سیدہ عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید محمد حسین صاحب ″ ۶-۰۰
سید مقبول احمد شاہ صاحب ″ ۱۰-۰۰
سردار گل زمان صاحب ″ ۶-۰۰
اہلیہ صاحبہ عبد الغفار صاحب ڈار ″ ۷-۰۰
اہلیہ صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب ″ ۱۱-۰۰
خلیل احمد صاحب ″ ۶-۰۰
احمد جان صاحب ضلع پوری گیٹ ″ ۶-۰۰
جیون احمد صاحب بھوپال والا ضلع سیالکوٹ ۱۲-۰۰
چوہدری عزیز اللہ صاحب پریذیڈنٹ ٹوڈا نارووال (بلا تفصیل) ۱۸-۷۵
محمد یوسف صاحب ولد عبد اللہ خانصاحب ماوکے بھگت ضلع سیالکوٹ ۶-۰۰
عنایت اللہ صاحب ولد گھسیٹے خانصاحب ″ ۶-۰۰
محمد طفیل خانصاحب خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ ۶-۰۰
محمد صدیق صاحب سعید احمد صاحب فضل محمد بٹ ربوہ ۸-۰۰
عبد الحمید صاحب بھٹی ″ ″ ۶-۰۰
عبد الحفیظ صاحب ″ ″ ۶-۰۰
عمل الحق صاحب چنیوٹ ضلع جھنگ ۶-۰۶

رشید بی بی صاحبہ چک نمبر ۹۶ $\frac{}{12-L}$ ضلع منٹگمری ۶-۰۰
آمنہ بیگم صاحبہ ″ ″ ۶-۰۰
چوہدری فتح صاحب ″ ″ ۶-۰۰
ڈاکٹر ملک نیاز محمد صاحب نیاز نگر ″ ۴-۰۰
وسیلہ قدسیہ ملک صاحب چک نمبر ۱۱۹ ″ ۶-۰۰
ہدایت اللہ صاحب حسن باڈہ ضلع لاڑکانہ ۲۵-۰۰
چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں نرائن گنج مشرقی پاکستان ۹۰-۰۰
نور اسلام ملک صاحب ″ ۷-۰۰
چوہدری عبد الاحد صاحب ″ ۷-۰۰
ملک نادر خانصاحب کیمبل پور ۶-۰۰
احسان اللہ صاحب سیکرٹری مال احمد آباد اسٹیٹ (بلا تفصیل) ۷-۰۰
ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب سنت نگر ۔ لاہور ۶-۶۲
اعجاز احمد صاحب ہاشمی ″ ″ ۱۰-۰۰
بابو محمد یٰسین صاحب ″ ″ ۱۱-۰۰
حبیب اللہ صاحب سکدر نرائن گنج مشرقی پاکستان ۶-۲۵
نور محمد صاحب سیکرٹری مال چک نمبر ۲۹۵ گ ب بیرانوالہ ضلع لائلپور (بلا تفصیل) ۲۵-۰۰
حافظ محمد یوسف صاحب چک نمبر ۱۲۵ جنوبی ضلع سرگودھا ۶-۵۰
عبد الوہاب صاحب اوچ شریف ضلع بہاولپور ۶-۰۰
چوہدری عزیز احمد صاحب چک نمبر ۲۲۵ E-B ضلع منٹگمری ۶-۳۱
نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال کسوکی ضلع جھنگ ۶-۰۰
احمد دین صاحب ولد نواب دین صاحب تر گڑھی ضلع گوجرانوالہ ۶-۰۰
عطا محمد صاحب ولد عبد الغنی صاحب ″ ۶-۰۰
ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب ″ ۶-۰۰
چوہدری قاسم خانصاحب ″ ۶-۲۵
محمد اسحٰق صاحب ″ ۶-۰۰
محترمہ زینب بی بی صاحبہ زوجہ حاجی محمد نال صاحب (جن) صاحب) منجانب والدہ مرحومہ صاحبات مہتاب بی بی صاحبہ ۲۰-۰۰
ملک مولا بخش صاحب دوالمیال ضلع جہلم ۶-۳۷
روح دل صاحب ولد دراز خانصاحب ″ ۶-۰۰
لطیف احمد صاحب دریا خان مری ضلع نوابشاہ ۶-۲۵
محمد اکرم صاحب ″ ″ ۶-۲۵
رشید احمد صاحب ″ ″ ۷-۰۰
رشید احمد صاحب منصور ″ ″ ۶-۰۰
چوہدری محمد حسین صاحب بھاگووال ضلع سیالکوٹ ۶-۰۰
پیر محمد صاحب چک نمبر ۹۱ $\frac{}{10\text{-}R}$ ضلع ملتان ۶-۶۲
احمد قلی صاحب بکھی رمنہ ضلع شیخوپورہ ۷-۰۰

ماسٹر احسن دین صاحب سیال پورٹ والہ
ضلع ملتان ۶-۰۰
محمد لطیف صاحب چک ۲۴۵ ای بی
ضلع منٹگمری ۶-۰۶
ملک غلام نبی صاحب محمودہ ضلع کیمبل پور ۱۴-۰۰
" " منجانب والد مرحوم ۶-۱۲
" " والدہ مرحومہ ۶-۱۲
" " اہلیہ صاحبہ ۶-۱۲
ماسٹر شیر علی صاحب ادرحمہ ضلع سرگودھا ۶-۰۰
شیخ سلطان علی صاحب چنیوٹ
حال دارالیمن ربوہ ۶-۰۰
اہلیہ صاحبہ " ۷-۱۲
محمد صدیق صاحب مالی " ۶-۵۰
برکت اللہ صاحب " ۶-۰۰
قاضی غلام نبی صاحب " ۷-۰۰
رحیم بی بی صاحبہ " ۶-۰۰
محمد رفیق صاحب مالی دارالنصر ربوہ ۶-۰۰
مراد علی صاحب بھوڑو ضلع شیخوپورہ ۶-۲۵
سرلیت احمد صاحب سیکرٹری مال چک
۲۲۶ ضلع مظفرگڑھ (بلا تفصیل) ۱۲-۰۰
غلام مصطفیٰ صاحب گوجرہ ضلع لائلپور ۷-۱۲
میاں محمد لطیف صاحب " ۶-۰۰
خواجہ نورالحق صاحب " ۶-۳۱
خواجہ نورالحق صاحب منجانب رسول کریم ۶-۰۰
" منجانب خواجہ عبدالحق صاحب " ۶-۰۰
خواجہ عبدالرشید صاحب " ۶-۶۲
سعید احمد صاحب زر بٹن ضلع شیخوپورہ ۲۴-۰۰
حکیم عبدالمنان صاحب تاندلیانوالہ
ضلع لائلپور ۷-۰۰
حکیم رحمت اللہ صاحب " " ۶-۳۱
عبدالرشید صاحب " " ۷-۵۰
رسول احمد صاحب چیمہ صدر جماعت ڈنگہ
ضلع گجرات (بلا تفصیل) ۱۰۵-۰۰
مرزا محمد اسمٰعیل صاحب بھاٹی دروازہ لاہور ۷-۵۰
صلاح الدین صاحب " " ۱۲-۰۰
عبدالعزیز بٹ مرچنٹ ڈگری ضلع تھرپارکر ۷-۵۰
اہلیہ صاحبہ " " ۷-۵۰
مولوی عبدالقادر صاحب مرلی
سکنہ لاہور ۶-۰۰
میاں غلام محمد صاحب دہلی دروازہ " ۶-۵۰
محمد دین صاحب پشاور " ۶-۰۰
مولوی احمد حسن صاحب پشاور ۱۰-۰۰
میاں عبداللطیف صاحب " ۷-۰۰
اہلیہ صاحبہ چوہدری عبدالجلیل صاحب " ۱۰-۰۰
خواجہ قدرت اللہ صاحب بدوملہی
ضلع سیالکوٹ ۱۰
مولوی خیرالدین صاحب مرحوم بذریعہ
صلاح الدین صاحب " بدوملہی ۷
جماعت احمدیہ کراچی شہر ۶۲۱-۲۲
چوہدری ظفر اللہ صاحب چک ۹ پنیار
ضلع سرگودھا ۸-۰۰

چوہدری مظفر احمد صاحب چک ۹ پنیار
ضلع سرگودھا ۶-۵۰
" مختار احمد صاحب " ۶-۵۰
یٰسین بٹ صاحب وارنٹ افسر PAF
رسال پور ۷-۰۰
ملک محمد عبداللہ صاحب پٹواری بھیرہ
ضلع سرگودھا ۸-۰۰
کرم بی بی سارہ بیگم صاحبہ میجر حبیب اللہ
دوالمیال ۶-۰۰
استانی سردار بیگم صاحبہ دوالمیال ضلع جہلم ۶-۰۰
صوبیدار راج ولی صاحب " ۶-۰۰
عطاء محمد ولد داد خان " ۶-۰۰
علی محمد صاحب فضل خان صاحب " ۶-۰۰
میاں اللہ دتہ صاحب ڈیرہ بوسیاں ضلع گجرات ۶-۰۰
عبدالسلام صاحب ڈاور ضلع جھنگ ۱۰-۰۰
غلام محمد صاحب چک سٹھاں ضلع گوجرانوالہ ۶-۱۲
چراغ الدین صاحب لنگر خانہ ربوہ ۶-۵۰
عنایت اللہ صاحب نسیم دارالبرکات ربوہ ۶-۰۰
منشی کفیل الدین صاحب احمدی یارہ ضلع
کومیلا (بلا تفصیل) ۷۰-۵۶
نذیر احمد صاحب قریشی ڈومیل ۷-۰۰
عبدالمجید صاحب بلال پور چک ۲۲۵
ضلع جھنگ ۶-۵۰
احمد جان صاحب راولپنڈی ۶-۰۰
ڈاکٹر اقبال احمد صاحب مظفر گڑھ شہر ۱۲-۳۱
ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ " ۱۲-۳۴
زیب النساء صاحبہ والدہ " ۶-۳۱
حسن اقبال صاحب پسر " ۶-۳۱
ناہیدہ اقبال صاحبہ دختر " ۶-۳۱
نفیس اقبال صاحب پسر " ۶-۳۱
جاوید اقبال صاحب پسر " ۶-۳۱
شیخ ناصر احمد صاحب سیالکوٹ چھاؤنی ۶-۵۰
دل محمد صاحب ریوکے ضلع سیالکوٹ ۶-۰۰
ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب چک ۲۲۶ R.B
ضلع لائلپور ۶-۰۰
نذیر بیگم صاحبہ پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ ۶-۰۰
ذوالفقار احمد صاحب زمیندار
میڈیکل ہال میرپور ۶-۰۰
عاشق محمد صاحب پٹواری مجوکہ
ضلع سرگودھا ۱۲-۷۵
چوہدری حفیظ احمد صاحب میرپور
آزاد کشمیر ۷-۰۰
مرزا محمد یوسف صاحب " " ۷-۰۰
محمد برکت اللہ صاحب " " ۱-۲۵
اہلیہ صاحبہ " " ۶-۲۵
محمد شفیع صاحب ساہو کے
ضلع گوجرانوالہ ۶-۰۰
چوہدری عنایت اللہ صاحب گھوکھلی زرک
ضلع شیخوپورہ ۶-۱۳
داؤد احمد صاحب کوٹلی
آزاد کشمیر ۰۰ ...

انصار اللہ کے اعلانات

بعض نہایت اہم تربیتی امور

۱- نماز باجماعت :- حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

قسم اس کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے۔ یقیناً میں نے ارادہ کیا۔ کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں۔ پھر نماز کے لئے حکم دوں۔ کہ اس کے لئے اذان دی جائے۔ پھر کسی شخص کو حکم دوں۔ کہ لوگوں کا امام بنے اور میں کچھ لوگوں کی طرف جاؤں اور ان کے گھروں کو ان پر جلا دوں۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر ان میں سے کسی کو یہ معلوم ہو جائے۔ کہ وہ فربہ ہڈی یا دو عمدہ گوشت والی ہڈیاں پائے گا تو یقیناً عشاء کی نماز میں آئے۔

(تجرید بخاری حصہ اول صفحہ ۱۵۹)

۲- اسلامی شعار- داڑھی :- یہ مسلمہ امر ہے۔ کہ داڑھی اہل اسلام کا ایک امتیازی نشان ہے۔ اور یہ یقیناً بہترین امتیازی نشان ہے۔ جبکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ رسول کریمؐ نے داڑھی رکھ کر یہ اسوہ حسنہ قائم کیا۔ اہل اسلام نے حضورؐ کی پیروی میں اس شعار کی روایات قائم کیں۔ اس میں فخر محسوس کیا اور اسکو قومی نشان بنایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تو یہ کیفیت تھی کہ وہ رضائے الٰہی کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر فعل کی نقل کرتے۔ ایک صحابی کے متعلق لکھا ہے۔ کہ جہاں ایک مرتبہ انہوں نے رسول کریمؐ کو پیشاب کے لئے بیٹھے دیکھا۔ وہ اس طرف سے گذرتے ہوئے اس مقام پہ اسی طرح ضرور بیٹھتے یہ محبت کا وہ مقام ہے۔ جو خادم اور آقا کے درمیان ہونا چاہیئے۔ اور یہی وہ چیز ہے جو اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ پس اللہ تعالےٰ سے محبت دعوےٰ کرنے والوں اور اس سے محبت کئے جانے کے آرزومندوں کے واسطے لازم ہے۔ کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نمونے کو اپنا دیں۔

۳- اسلامی شعار- پردہ :- حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے اجتماع خدام الاحمدیہ کی اختتامی تقریر میں فرمایا بیرونی فضا یا آزاد صحبت کے اثر کے ماتحت پردے کے معاملہ میں مسلمانوں میں جو غیر اسلامی رجحان پیدا ہو رہا ہے۔ ہمارے نوجوانوں کو اس کی بھی اصلاح کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے

۴- قومی غیرت :- حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"میں جب انگلینڈ گیا۔ تو میں نے چند گرم پاجامے سلوائے تھے مگر وہاں جا کر میں نے فیصلہ کیا کہ میں شلوار ہی پہنوں گا۔ میں ان کا لباس کیوں پہنوں۔ جب ہمارے ملک میں انگریز جاتا ہے تو کیا وہ شلوار پہنتا ہے۔ اگر وہ شلوار نہیں پہنتا۔ تو میں پتلون کیوں پہنوں۔"

تقریر کوئٹہ ۸ ماہ ۴۷ء

م محمد نواز خان صاحب چک ۹۷
ضلع جھنگ ۶-۰۰
محمد دین صاحب گجو چک
ضلع گوجرانوالہ ۶-۰۰
مبارک احمد صاحب " " ۶-۵۰
ماسٹر سمندر خان صاحب محمودہ
ضلع کیمبل پور ۶-۰۰
عاشق محمد صاحب چک ۵۵-۵۶
ضلع لائلپور ۷-۳۶

صداقت احمدیت کیمتعلق تمام جہان کو چیلنج
کارڈ آنے پر مفت
عبداللہ الٰہ دین سکندرآباد دکن

الفضل آپ کا قومی آرگن ہے
اس کی اشاعت کو بڑھانا آپ کا قومی فریضہ ہے

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ مینجر

صوبوں کو زیادہ سے زیادہ اختیارات دینے کے لئے مرکز میں اہم تبدیلیاں کی جائینگی

صدارتی کابینہ کے پانچ ڈویژن اور گیارہ وزارتیں ہونگی

راولپنڈی ۲۷ر اپریل۔ آئین کے نفاذ کی روشنی میں مرکزی حکومت کے ڈھانچہ کی تنظیم نو کے مطابق صدر کا سیکرٹریٹ پانچ ڈویژنوں اور گیارہ وزارتوں پر مشتمل ہوگا۔ گیارہ وزارتیں مزید سترہ ڈویژنوں میں منقسم کی گئی ہیں۔ تین موجودہ وزارتوں کو ختم کر دیا گیا ہے۔ صدر مملکت کو اپنے ایک یا دو خاص نائب رکھنے کا اختیار رہوگا۔ اقتصادی کونسل کو از سر نو تشکیل کیا جائے گا اور کابینہ کی اقتصادی کمیٹی کی جگہ دو کمیٹیاں قائم کی جائیں گی۔

مرکزی حکومت کی تنظیم نو کا فیصلہ اس رپورٹ پر غور کرنے کے بعد کیا گیا ہے جو وزیر اقتصادی رابطہ مسٹر محمد شعیب کی زیر صدارت قائم شدہ اسٹیبلشمنٹ کمیٹی نے تیار کی تھی۔ یہ رپورٹ کل منظور کی گئی تھی تنظیم نو کے مطابق صدر مملکت کی زیر صدارت موجودہ اقتصادی کونسل کی از سر نو تشکیل کی جائے گی اور اس کا نام بدل کر قومی اقتصادی کونسل رکھا جائے گا۔ وزیر خزانہ اور صوبائی وزرائے خزانہ بھی اس کونسل کے رکن ہونگے کابینہ کی موجودہ اقتصادی کمیٹی کی جگہ دو کمیٹیاں قائم کی جائیں گی ان میں سے ایک کمیٹی ترقیاتی سکیموں کی منظوری دے گی اور دوسری اقتصادی پالیسیوں میں ہم آہنگی پیدا کرے گی۔ اول الذکر کو قومی اقتصادی کونسل کی انگزیکٹو کمیٹی کا نام دیا جائے گا۔ رابطہ کمیٹی کا اگر کوئی رکن مشرقی پاکستان کے خاص مسائل سے آگاہ نہیں ہوگا تو کمیٹی کو ایک ایسا [illegible] نامزد کرنے کا اختیار ہوگا جسے مشرقی پاکستان کے مسائل کا تجربہ ہو۔ اقتصادی کونسل کا اجلاس ہر تیسرے مہینے ہوا کرے گا۔ آل پاکستان سروسز سے متعلقہ اسٹیبلشمنٹ کا تمام کام اسٹیبلشمنٹ ڈویژن اور صوبوں میں اسی قسم کے ڈویژنوں میں مرتکز کر دیا جائے گا۔ منصوبہ بندی کمیشن کی پروگریسنگ بھی ختم کر دی جائے گی۔ اور منصوبہ کے مختلف سیکٹروں کے منصوبوں کی ترقی کے اندازہ میں بحیثیت مجموعی ہم آہنگی پیدا کرنے کی غرض سے کمیشن کا ایک "تخمینہ سیکشن" قائم کیا جائے گا۔ تنظیم نو کے مطابق مرکزی وزارتوں کا تعلق پالیسی کی تشکیل سے ہوگا اور پارلیمانی سیکرٹریوں کا متعلقہ محکموں کے سیکرٹریوں کے کام سے کوئی سروکار نہیں ہوگا۔ منصوبہ بندی کے معاملہ میں مرکزی وزارتیں صوبائی حکومتوں کے کاموں میں غیر ضروری رکاوٹ نہیں ڈالیں گی بلکہ وہ صوبائی ترقیاتی منصوبوں پر غور کرتے وقت وسیع تر قومی مفاد کو پیش نظر رکھیں گی۔

نئے انتظامات کے تحت مندرجہ ذیل وزارتیں بدستور کام کرتی رہیں گی (۱) وزارت دفاع (۲) خارجی امور کی وزارت (۳) وزارت خزانہ (۴) وزارت تجارت (۵) کشمیر اور امور داخلہ کی وزارت، داخلی امور اور امور کشمیر کے الگ الگ شعبے ہوں گے۔ (۶) صنعت اور قدرتی وسیلوں کی وزارت اس میں صنعت اور قدرتی وسیلوں اور معدنیات کے دو الگ الگ شعبے ہوں گے (۷) وزارت مواصلات (۸) صحت محنت اور سماجی بہبود کی وزارت (۹) تعلیم اور اطلاعات کی وزارت جس میں تعلیم اور نشریات و اطلاعات کے دو الگ الگ شعبے ہوں گے (۱۰) قانون اور پارلیمانی امور کی وزارت اس میں قانون کا شعبہ الگ ہوگا اور پارلیمانی امور کا شعبہ الگ ہوگا (۱۱) زراعت اور تعمیرات کی وزارت جس میں ایک شعبہ خوراک و زراعت کا اور دوسرا شعبہ آبادکاری اور تعمیرات کا ہوگا۔

بھارت نے مقبوضہ کشمیر میں استصواب کرانے سے انکار کر دیا

سلامتی کونسل میں مسئلہ کشمیر کو الجھانے کی کوشش

نئی دہلی ۲۷ر اپریل بھارت نے سلامتی کونسل میں مسئلہ کشمیر پر بحث کے موقع پر مقبوضہ کشمیر میں استصواب رائے کرانے سے انکار کر دیا ہے۔ آج نئی دہلی میں ایک پمفلٹ شائع کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ کشمیر میں استصواب کرانے سے سخت گڑبڑ پیدا ہوگی جس کا اثر پاکستان اور بھارت دونوں ملکوں پر پڑے گا۔

کراچی میں باخبر حلقوں نے بھارت کے اس پمفلٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ محکوم عوام کو آزادی دینے کے بارے میں بھارت کی یہ دلیل مان لی جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ نو آبادیاتی نظام کے تحت [illegible] علاقوں کے عوام کو آزادی نہیں مل سکتی۔ بھارت نے اپنے پمفلٹ میں دونوں ملکوں کے درمیان براہ راست بات چیت کی تجویز پیش کی ہے اس سلسلہ میں کراچی کے حلقوں نے صدر ایوب کے بیان کی طرف توجہ دلائی ہے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ وہ اس مسئلہ پر بات چیت کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ مذاکرات کی کامیابی کا ٹھوس امکان موجود ہو۔

ہٹ دھرمی خطرناک ہوگی ادریں اثنا امور کشمیر کے وزیر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے متنبہ کیا ہے کہ کشمیر کے سوال پر بھارت کی موجودہ ہٹ دھرمی انتہائی خطرناک نتائج کا موجب ہوگی انہوں نے کہا کہ سلامتی کونسل میں طویل عرصہ تک اس مسئلہ کا زیر بحث رہنا اس بات کا بین ثبوت ہے کہ یہ مسئلہ کتنا اہم اور امن عالم کے لئے کتنے سخت خطرے کا باعث ہے مسٹر بھٹو نے کوئٹہ میں اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر کے سوال پر پاکستان کے صبر و تحمل کا یہ مطلب سمجھنا چاہیئے کہ اس نے کشمیری عوام کے حق خود اختیاری کی حمایت ترک کر دی ہے انہوں نے کہا کہ پاکستان کشمیری عوام کو حق خود اختیاری دلانے کا پابند ہے اور وہ انہیں یہ حق دلا کر رہے گا انہوں نے کہا یہ دلیل کوئی وزن نہیں رکھتی کہ سلامتی کونسل صرف ان مسائل پر غور کرنا چاہیئے جن کا تعلق جنگ سے ہو آپ نے کہا کہ ایسے تنازعات جن کے باعث جنگ چھڑنے کا اندیشہ ہو اور بھی زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔

پاکستان کو ٹڈی دل سے خطرہ

لاہور ۲۷ر اپریل۔ لندن میں انسداد ٹڈی دل ریسرچ مرکز نے اپنی تازہ ترین رپورٹ میں بتایا ہے کہ مئی کے بعد ٹڈی دل مشرق وسطی سے مغربی پاکستان میں داخل ہو جائیں گے۔ رپورٹ میں ٹڈی دل کے مشرقی پاکستان میں داخل ہونے کا امکان ظاہر کیا گیا ہے گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان نے ایک پیغام میں ٹڈی دل سے زرعی اقتصادیات کو خطرہ کی جانب توجہ دلائی ہے آپ نے کہا کہ صوبہ میں ٹڈی دل کے انڈے دینے کی رفتار بہت خطرناک حد تک تیز ہے اس خطرہ کو روکنے کے لئے عوام کی ساعی کی بھی ضرورت ہے۔

جماعت احمدیہ لاہور کا ایک اہم جلسہ

مورخہ ۱۳ر مئی ۶۲ء کو بوقت آٹھ بجے صبح تا ۱۱ بجے صبح وائی ایم سی اے ہال لاہور میں جماعت احمدیہ لاہور کا ایک اہم جلسہ ہو رہا ہے جس میں صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل مولانا نذیر احمد صاحب بشیر سابق مبلغ افریقہ قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری اور مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر مبلغ ماریشس تقاریر فرمائیں گے

احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس جلسہ سے مستفید ہوں،

ملک عبد اللطیف ستکوہی سیکرٹری اصلاح و ارشاد
جماعت احمدیہ لاہور

ایک مخلص احمدی دوست کی حج بیت اللہ کیلئے روانگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم محمد سلیمان صاحب ڈھاکہ جو ایک نہایت مخلص احمدی دوست ہیں اور اس سال مجلس شوریٰ میں مشرقی پاکستان سے بطور نمائندہ بھی شریک ہو[illegible] تشریف لے گئے ہیں وہ احباب سے درخواست کرتے ہیں ان کے لئے [illegible] کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحیح رنگ میں فریضہ حج ادا کرنے کی توفیق [illegible] ملتے ہوئے انہیں خیریت کے ساتھ واپس لائے۔ (خاکسار [illegible] ودنویسی ربوہ)

ٹائم ٹیبل طارق ٹرانسپورٹ کمپنی ربوہ

ربوہ تا لاہور		
۴۵	۴	(۱)
۲۰	۷	(۲)
۱۵	۱۰	(۳)
۱۵	۱۲	(۴)
۲۵	۲	(۵)
۱۵	۶ آخری ٹائم برائے لاہور	(۶)

ربوہ تا گوجرانوالہ		
۱۵	۶	(۱)
۱۵	۱۱	(۲)
۳۰	۲	(۳)

برائے گوجرانوالہ اور لاہور کے لئے ایڈوانس سیٹیں بک کی جاتی ہیں۔
ہر قسم کی سہولت اور آسانی کا خیال رکھا جاتا ہے

سٹینڈ مینجر طارق ٹرانسپورٹ کمپنی۔ ربوہ

[illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس ۱۹ روپے